۵۷ وؔلا وصفِ عرق میں قلّت مضموں جو پاتا ہوں
کبھی بحرِ سخن میں کھا کے غوطہ ڈوب جاتا ہوں
طہارت کے بہانے سے پسینے میں نہاتا ہوں
کبھی خوش قسمتی سے گوہرِ مقصود لاتا ہوں

کبھی چہرے سے بہتا ہے عرق اور گاہ عارض سے
ندامت سے ٹپکتا ہے پسینہ ہر بُنِ مُو سے

۵۸ پسینہ اس تنِ نازک میں جب کثرت سے آتا تھا
نزولِ وحی پر جب فکر سے دل ڈوب جاتا تھا
جمالِ جانفزا بحرِ تفکّر کو دکھاتا تھا
وہ اپنے بوجھ کی گرمی پسینے سے بہاتا تھا

جہاں حسنِ شمائل میں ہوا ہے ذکر سینے کا
وہاں ہے جابجا مذکور کثرت سے پسینے کا

۵۹ پسینہ آپکا شبنم ہے یا آبِ گُلِ تر ہے
جو گیسو سے ٹپکتا ہے وہ عطرِ مشک و عنبر ہے
گلابی عطر سے وہ سینۂ اقدس معطر ہے
جو عارض سے گرا کرتا ہے وہ نایاب گوہر ہے

ٹپکنے میں یہ قطرے اس قدر خوش آب ہوتے ہیں
ندامت سے وؔلا و لیں گُہر آب آب ہوتے ہیں

۶۰ ٹپک پڑتی تھی خوشبو جسمِ اقدس کے پسینے سے
گرا کرتے تھے قطرہ بن کے موتی آبگینے سے
ٹپک جاتے تھے قطرے روے روشن اور سینے سے
چمک فائق رہا کرتی تھی جوہر کے نگینے سے

قبا میں پھیلتی خوشبو تو لے اُڑتی نسیم اس کو

اسی سے باغ میں کہنے لگے مشکیں شمیم اسکو

۶۱
کہا ہے راویوں نے عطر سے خوشبو تھی حضرت کو ۔ پسینہ آپکا مرغوب تر تھا ساری امت کو
بیان کرتے ہیں سب اہلِ شمائل اس روایت کو ۔ بڑھا دیتا تھا سرور کا پسینہ اسکی نکہت کو

وہاں ہے عطرِ خالص ۔ روح ۔ اجسام معطر کی
پسینے میں یہاں گویا کھنچی ہے روح ۔ جوہر کی

۶۲
ولا جس راستے سے سرورِ عالم گزر جاتے ۔ مروریاک کو سب لوگ بوے پاک سے پاتے
کبھی دیگر پسینہ جسم پہ ملنے کو فرماتے ۔ جسے اہل مدینہ اپنے کپڑون مین لگا لاتے

پسینے کا عطا شیشہ ہوا تھا بنتِ عتب کو
تعجب جسکی خوشبوئی پہ تھا اہل مدینہ کو

۶۳
پسینے آرہے ہیں اے ولا سر تا قدم مجکو ۔ اسی بوے مفرح نے رکھا ہے تازہ دم مجکو
خدا جانے یہاں پھر روکتا ہے کیوں قلم مجکو ۔ ارے دس بند وہ لکھنے بھی دیتا کم سے کم مجکو

کنون خوے می چکد از ہر بن موے تنم اینجا
کہ از وقت پسند ان مضامینش منم اینجا

باب دوم متعلق بہ تخصیصات سراپای مبارک

سرمبارک

ولا وصفِ سرِ اقدس مین خامہ سری چلتا ہی سراپا مستعد ہے منزلون چلکر سنبھلتا ہے	۶۴	روان ایسا ہے کو سون سر کے بل وہ چل نکلتا ہی اگر مین وکتا ہون مجھپہ وہ آنکھین ہی اُبلتا ہی

مجھے اہلِ سخن اپنے سر آنکھون پر بٹھاتے ہین
مری تعریف مین بزمِ سخن سر پر اُٹھاتے ہین

مرا مطلع ہے سر جسمِ سراپاے محمدؐ کا سرِ سرور ہے قبہ گنبدِ نورانی قد کا	۶۵	سراپا نور کا پتلا ہے ایجان جسمِ احمدؐ کا یہی سر تاج ہے۔ سرور ہے۔ سر دارانِ مشد کا

اسی کی پادشاہت ہے۔ مسلم کشورِ تن پر
اسی کا ہے ٹہکانا قصرِ گردون بامِ گردن پر

یہ وہ سر ہے کہ سرداران عالم جسپہ قربان ہین یہ وہ سر ہے کہ آنکھین سر بسر جسکی نگہبان ہین	۶۶	تصدق فرق کی بیدار مغزی پر دل و جان ہین اجوانِ[1] دو گوشِ حق نیوش اس سر کے دربان ہین

اسی سلطانِ تن کا گردنِ سیمین پہ دیوان ہے
دلِ خدمت پسند اس خسروِ ذیشان کا دیوان ہے

اسی کی اوّلیت کو تفوّق ہے کل اعضا پر حکومت ہے اسی کی جسم کے ادنےٰ و اعلےٰ پر	۶۷	اسی سر کو صدارت جملہ اعضاے رئیسا[2] پر اسی کی سروری قائم زبانِ نطقِ گویا پر

مدمّغ یہ نہین ہے اور عالی ہے دماغ اس کا

[1] اجوان بمعنی جوڑی یکی ۱۲
[2] اعضاے رئیسہ دیکھو مجموعۂ العبیر زا کا صفحہ (۱۲۳) جس مین انکی بحث ہے ۱۲

اسی کے لب سے نورانی ہے لعلِ شبچراغ اسکا

۶۸
اسی کی دوربینی کا ذریعہ آنکھ کا چشما
دہن سے اس سخن پرور نے پایا ذوق کا چسکا
سماعت کا وسیلہ کان ہے اس کا جگر گوشا
ولا اوصاف کی ہے ناک وصفِ شامہ اسکا

خبر حس کی اسی سرور کو ہاتھوں ہاتھ جاتی ہے
اسی سے سرِ بنِ انگشت میں حس آ ہی جاتی ہے

۶۹
اسی میں ہیں خمِ ابروے دو شمشیرِ پُرجوہر
اسی میں ہیں لب و دندان سے کان لعل میں گوہر
ولا آنکھوں کے دنبالوں سے ہیں بُرّاق دو خنجر
اسی گلزار میں چاہِ ذقن سیبِ زنخدان پر

اسی میں خال تھا اب ہم خطِ عارض کو پاتے ہیں
کبھی تھا تخمِ ریحان آج سبزے لہلہاتے ہیں

۷۰
اسی محبوبِ سر کے عارضِ گلگوں پہ ہیں دو گل
اسی محبوب کی ہیں دونوں زلفیں غیرتِ سنبل
انھیں گلہاے رنگیں کا دل مدّاح ہے بلبل
اسی محبوب کے ہے ناصیے پر طرّہ کاکل

اسی محبوب کے چاہِ ذقن سے آبیاری ہے
اسی محبوب کی ریحِ نفس بادِ بہاری ہے

۷۱
اسی محبوبِ سر کی ہے جبین اک مطلعِ انور
اسی محبوب کے الماسِ دندان سے خجل گوہر
اسی محبوب کے عارض ہیں مہر و ماہ سرتاسر
اسی محبوب کا یاقوتِ لب ہے لعل کا جوہر

خمِ شمشیر اس محبوب کے ابرو سے ہے نادم
اسی محبوبِ سر کی آنکھ کے ہتیار ہین خادم

بڑا تھا آپکا سر یہ بزرگی عین حکمت تھی
بظاہر آپ تھے اُمّی مگر خالق کی قدرت تھی
۲
سرا سر یہ کیست عقلِ کامل کی علامت تھی
کہ باطن مین یہان علم لدنّی کی فضیلت تھی

ولا اہلِ شمائل متفق ہین سر کی عظمت مین
وہ فردِ منتخب تھے دانش و عقل و فراست مین

معاصر جانتے ہین سب مرے اشغال کی کثرت
مگر کم فرصتی مین مین نے کی اس کام کی ہمت
۳
یہان کامون سے مجکو سر اُٹھانے کی نہ تھی فرصت
کسی کا ہاتھ تھا سر پہ ٹھکانے لگ گئی محنت

یہ فرمانے لگے سب سرپرستانِ سخن یکسر
ولا وصفِ سرِ سرکار کا سہرا ہے تیرے سر

دماغ مبارک

ولا ہونے لگا روشن دماغون مین شمار اپنا
ملا عالی دماغی کا لقب۔ یہ ہے وقار اپنا
۴
بڑہا وصفِ دماغِ سروری سے افتخار اپنا
خطابِ خوش دماغی نے بڑہایا اعتبار اپنا

دماغے سوختم[له] در مدحتِ روشن دماغ او
بہ بزمِ تیز مغزان چون بچشم آمد چراغ او

له دماغ سوختن یعنی محنت شاقہ کردن ۱۲

۵

بدن مین مغزِ روشن آپکا اک شمعِ روشن ہے
تجلی اسکی ساری تن مین مثلِ شمعِ ایمن ہے
شگفتہ گل ہے وہ روحِ چمن اور جانِ گلشن ہے
ایسکے رنگ و بوسے رونق آبادیِ تن ہے

اسی جوے روان سے باغِ تن شاداب ہوتے ہین
اسی برقِ نہان سے تازہ دم اعصاب ہوتے ہین

۶

تجھے بھیجا خدا نے ہم نے پایا تجھکو قسمت سی
بنے ہم پختہ مغز اے رہنما تیری فراست سی
تیری بیدار مغزی نے جگایا ہم کو غفلت سے
تری روشن دماغی نے بچایا ہم کو ظلمت سے

ز ہشیاری دماغی دادم آرایش بہ تعریفت
کہ مستی را نمیدانم سزاے حسنِ توصیفت

۷

تری ہشیار مغزی سے ہوئی غفلت تہ و بالا
دماغِ خشک کو تیرے دماغِ تر نے لے ڈالا
تری عالی دماغی کا ہون مین پہچاننے والا
تری روشن دماغی نے کیا ظلمت کا مُنہ کالا

دماغ من بیک لامی برد وصفِ دماغِ تو
کہ بالاخانۂ مغزت بیفروزد چراغِ تو

۸

ہوئی قائم شریعت اس دماغ و دلکے سرور سے
ملی راہِ طریقت اس دماغ و دل کے رہبر سے
کھلی ہم پر حقیقت اس دماغ و دلکے جوہر سے
ہوئی ہم کو محبت اس دماغ و دل کے دلبر سے

دماغم گرم کن جانان کہ ذوقِ زندگی دارم

شمع ایمن تجلی حق تعالیٰ
دماغ آرایش دادن خوش شدن
دماغ بالا بردن غرور کردن
دماغ گرم کردن یعنی تندرست داشتن ۱۲

دماغم[1] نرم کن آقا کہ شوق بندگی دارم

غم امت مین ہمیشہ کا نہ تھا دل داغ داغ ایسا کرورون مین نہ پایا ہمنے دل ایسا دماغ ایسا	۷۹	نہ تھا امت کی بخشش کی خوشی مین باغ باغ ایسا نہ دیکھی کان ایسی اور نہ لعل شب چراغ ایسا

ولا روشن خیالی مین ملا ایسا دماغ اس کو
کہ کہتی ہے بلاغت آج لعل شب چراغ اس کو

فصاحت جوہر آئینہ ہوش اسکو کہتی ہے شجاعت آپکی جرار پرجوش اسکو کہتی ہے	۸۰	متانت آپکی (ہشیار خاموش) اسکو کہتی ہے کرامت آپکی مغفر خطا پوش اس کو کہتی ہے

ابھی تازہ ہے اس مضمون کے صدقے مین دماغ اپنا
ولا شاداب ہے وصف دماغ تر سے باغ اپنا

گیسوے سر مبارک

سہر بانی مین تھا سودا اسی تصویر گیسو کا عبث تھی موشگافی تھا نہ یہ کام اسکے قابو کا	۸۱	بنایا موقلم ہر ایک اپنے موے ابرو کا بنا خاکا نہ اُس سے یک سر مو یک سر مو کا

مسلسل ہر بن مو سے تھی کوشش عمر بھر جاری
مگر یان بال بھر چلنے نہ پائی اُس کی عیاری

کھڑے ہوتے ہین میرے جسم پر سب بال ہیبت سے	۸۲	مین پار اُتروںگا یارب کس طرح گیسو کی خدمت سے

[1] دماغ نرم کردن بمعنی مطیع کردن و تحمل دادن ۱۲

بنا سکتا ہون مین گو بال کا کھال نزاکت سے — مگر مین کام لیتا ہون یہان اپنی صداقت سے

ولا ان گیسوون کا بال سے باریک تھا مضمون
کمال موشگافی سے مرا مقصد ہوا موزون

۸۳ یہان تعمیم گیسو مین ہین داخل سب مقدس مو — خط و ریش و بروت و زلف و مژگان کاکل و ابرو
مگر ہم کو سراقدس کے یان مقصود ہین گیسو — سراسر جو تھے نرم و صاف ستھرے عنبرین خوشبو

اتر آتے تھے یہ گیسو کبھی گردن سے شانون تک
کبھی رہتے تھے یہ اس سرور عالم کے کانون تک

۸۴ شمائل کیا بیان ہون اے ولا گیسوے سرور کے — تلے تھے سراپا مو بمو زلف معنبر کے
بہت کالے تھے گیسوے مبارک آپکے سر کے — نہ چھوٹے تھے نہ پیچیدہ بہت۔ گیسو پیمبر کے

عجم کے بال ہین چھوٹے۔ عرب کے بال پیچیدہ
یہ ان دونون مین چیدہ حسن آویزش مین سنجیدہ

۸۵ زبان پر گیسوونکے جابجا اذکار ہین قائم — شمائل مین رسول اللہ کے اسرار ہین قائم
روایات سلف مین معتبر آثار ہین قائم — مسلمانونکے قبضے مین ولا آثار ہین قائم

صحابہ جب کبھی اصلاح سرور کی خبر پاتے
ہر اک گیسوے اقدس کو وہ ہاتھون ہاتھ لیجاتے

۸۶
یہی گیسو پرِیزادون کے منہ پر حسنِ صورت ہین — یہی گیسو حسینون کیلئے چہرے کی زینت ہین
یہی گیسو مری آنکھون مین تصویرِ نزاکت ہین — اسی گیسو پہ قربان گیسوِ حورانِ جنّت ہین

اسی گیسو سے پیشانی نے پایا طرّہ کاکل
اسی گیسو سے عارض پر ہین زلفین۔ باغ مین سنبل

۸۷
اسی گیسو مین ہین گیسوے پیچان گیسوِ پُرخم — اسی گیسوے مشکین پر تصدق گیسوِ عالم
بنے ہین مو قلم تارِ رنگہ۔ تارِ نفس با ہم — سرِ مو فرق اس تصویر مین پاتے نہین کچھ ہم

شبِ معراج مین پایا ہے ہم نے رشتۂ جان کو
انھین سے موشگافی ہاتھ آئی ہے سخندان کو

۸۸
ولا تصویرِ گیسو ہم نے کہینچی ہے نزاکت سے — نظر آتا ہے ہر اک بال اپنے حسنِ صنعت سے
ٹھکانے لگ گئی محنت ہماری اپنی قسمت سے — صلے مین مل گیا موے مبارک ہم کو حضرت سے

مدد اس سے لیا کرتے ہین ہم وقتِ مصیبت مین
مشرف ہم ہوا کرتے ہین تاریخِ ولادت مین

فرقِ سرِ مبارک

۸۹
یہان تصویرِ فرقِ فرقِ اقدس کے بندہی سامان — نہ ملتی گر مدد شانے کی ہم ہوتے بہت حیران
وہی خضرِ طریقت تھا ہمارا جیسے ہم قربان — ملی ظلمات مین نہرِ روانِ چشمۂ حیوان

ولا پیاسے کو جب نعمت ملی اس آب صافی کی
کھلی اس جوے گیسو سے حقیقت موشگافی کی

۹۰
ولا اس راہ سے اپنا گزر مشکل نظر آیا
نگہ بڑھنے لگی آگے تو پھر سر اپنا چکرایا
اجازت پائی آنکھوں نے مگر دل اپنا گھبرایا
نظر کا بھی گزرنا سر بسر ترک ادب پایا

اجازت مانگ کر شانہ اسی پر سر سے چلتا ہے
بُن مو سے سرِ مو تک وہ سیدھا چل نکلتا ہے

۹۱
نکلتی ہے اسی اک راہ سے تنویر تالو کی
اسی فرق مبارک سے ہوئی تفریق گیسو کی
اسی سے ہم نے پائی ہے نزاکت سرِ بُن مو کی
ولا اس بحرِ اسود سے ہے روشن سلک لؤلؤ کی

شب دیجور میں ہے کہکشاں اس فرق انور سے
یہی نہرِ رواں جاری ہوئی ہے حوض کوثر سے

۹۲
ہمیشہ یہ رہا کرتی ہے مخفی داخلِ گیسو
یہی صغریٰ و کبریٰ کا نتیجہ حاصلِ گیسو
یہی ہے فارق گیسو یہی ہے واصلِ گیسو
سر انور میں تھی فرقِ مبارک فاصلِ گیسو

یہی اپنی صراطِ مستقیم باغِ جنت ہے
یہی راہِ نجاتِ کُل سیہ کارانِ امت ہے

۹۳
سجاتے ہیں اسے خوبانِ عالم سلکِ گوہر سے
یہ گویا موتیوں کی مانگ ہے قائم نئے سر سے

کبھی بہتر نہیں ہے یہ سجاوٹ صنع داور سے
ہوا فرقِ حق و باطل عیان اس فرقِ انور سے

وِلا فرق نبی فارق ہے مشرک اور مسلمان کی
وہ یکتائی سے شاہد بنگئی توحید یزدان کی

۹۴
سخندانانِ اردو اس کو فرقِ حور کہتے ہین
بلیغانِ عرب شہ راہ کوہِ طور کہتے ہین
فصیحانِ عجم صبحِ شبِ دیجور کہتے ہین
وِلا ہم اس کو حسنِ چہرہ پُرنور کہتے ہین

وہان لوحِ جبین پر مانگ کا نقشہ اُتر آیا
یہان ہم کو سراپا و نکا فرق اس سے نظر آیا

جبین مبارک

۹۵
اُتارا چاہتے ہین ہم وِلا تصویر پیشانی
اس آئینے مین یارب ہین عجب انوارِ رحمانی
بنی ہین مو قلم مژگان جبین ہے لوحِ نورانی
مصور بنگئے ہم خود ہین یہان تصویر حیرانی

سنبھالا اپنے دلکو کر لیا پھرتی سے کام اپنا
اسی ماتھے کے صدقے مین ہوا مشہور نام اپنا

۹۶
حلب کا آینہ ہے آپ کی پیشانی انور
خط پیشانی روشن اس آئینے کا ہے جوہر
اسی آئینہ رومی کا نمونہ صنعِ اسکندر
اسیکے نور سے روشن ہوا وہ عکس کا منظر

اسی تصویر سے روشن بنی ہے صبحِ نورانی

اسی تصویر کو کہنے لگے ہم لوح پیشانی

۹۷
یہی روشن جبین مطلع ہے مہرِ روے آبانکا
نوشتہ ہے اسی ماتھے پہ تقدیرِ مسلمان کا
یہی ماہِ مُبین مظہر ہے رازِ قلبِ انسان کا
عبادت سے اسی پر ہے نشان داغِ بلندان کا[1]

اسی ماتھے کو ہے خالق کے سجدیکا شرف حاصل
اسی کو سارے اعضا مین ہوا ایسا شرف حاصل

۹۸
فدا تھے مہ جبین اس چاند سے ماتھے پہ سو دل سے
کشادہ تھی جبین۔ ظاہر ہے سرور کے شمائل سے
مہِ کامل لیا کرتا تھا عکس اس ماہِ کامل سے
ہوئی دریادلی ثابت قیافے کے خصائل سے

جو پیشانی کشادہ تھی تو پھر دل بھی کشادہ تھا
سبب یہ تھا جو حضرت کا کرم حد سے زیادہ تھا

۹۹
وِلا ماتھے پہ ہندو رنگ کا قشقہ لگاتے ہین
پری رو سب اُسی ماتھے کو ٹیکے سے سجاتے ہین
اُسی ماتھے پہ محبوبان ہندافشان جماتے ہین
نقاب زرین خوبانِ عجم اُس کو چھپاتے ہین

چمکتا تھا مرے سرور کا ماتھا بے نقابی مین
یہ ماتھا لوحِ بسم اللہ تھا روے کتابی مین

۱۰۰
وِلا بہزاد کو یان دیکھکر ٹھنکا مرا ماتھا
تکے تصویر پر۔ ماتھے پہ رکھے ہاتھ بیٹھا تھا
ندامت سے پسینہ اسکی پیشانی سے بہتا تھا
یقیناً اپنی ناکامی کا اسکے دلپہ صدمہ تھا

[1] ئہ داغ بلندان – یعنی نشان سجدہ جبین پر

کہا مجھ سے (وِلاؔ محنت کی ہم بھی داد دیتے ہین)
تمھاری کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین

۱۰۱
شکن ماتھے پہ آتی ہی نہ تھی اللہ رے دلجوئی
کسی کافر نے کی تھی دو بدو حضرت کی بدگوئی
نہ ہوتے تھے کبھی چین بر جبین اللہ ری خوشخوئی
تحمّل سے نہ اک تیوری پر بل پڑا کوئی

یہی ہے وہ جبین۔ تصویر جسکی کھینچ دی ہم نے
پسند اسکو کیا (روشن جبین سردارِ عالم) نے

کاکل مبارک

۱۰۲
صفاتِ گیسوِ اقدس مین کاکل کا اشارہ ہے
اُنھین ساتون[له] سپارون مین سے کاکل ایک پارہ ہے
وہان تعمیم یان تخصیصِ کاکل کا نظارہ ہے
وِلاؔ ساتون ستارون سے یہ چوٹی کا ستارہ ہے

اگر تشبیہ کامل چاہیے اجزاے کاکل کی
چمن مین ہے سراپا منطبق تصویر سنبل کی

۱۰۳
بنایا موقلم ہم نے وِلاؔ سنبل کی کاکل سے
گلابی مل گئے اوراق اوس مجموعۂ گُل سے
سیاہی ہم کو ہاتھ آئی سوادِ چشمِ بلبل سے
بنی تصویرِ کاکل موبمو فکر و تامّل سے

ملایا کاکلِ اقدس کو اس تصویر سے ہم نے
سرِ مو فرق دونون مین نہ پایا چشمِ عالم نے

له گیسوے مبارک کے بیان مین موے مبارک کے سات اقسام کا بیان ہے ۱۲

۱۰۴
یہی کالی گھٹا ہے مطلعِ سیمائے روشن پر
ٹپکتا ہے پسینہ اس سے پیہم بوندیں بنکر
جبینِ شعلہ رو ہے زیرِ کاکل برق کی ہمسر
ہٹے کاکل تو بجلی کی چمک سے دل ہے مضطر

کیا کرتے ہیں خوبانِ جہاں جب کاکل افشانی
دلِ عشاق پر ہوتی ہے کاکل سے پریشانی

۱۰۵
اسی کاکل کو شاعر طرۂ طرار کہتے ہیں
اسی طرے کو ہم بھی زینتِ دستار کہتے ہیں
عرب موئے جبینِ احمدِ مختار کہتے ہیں
عجم کے نکتہ پرور گوئے مشکین تار کہتے ہیں

اسی پاکیزہ کاکل کا نمونہ طرۂ زر ہے
جو دستارِ سلاطینِ دکن میں زینتِ سر ہے

۱۰۶
وِلا این طرۂ کاکل بود گل طرۂ مشکین
کہ از عکسِ جبینِ سرخ او مشکینش رنگین
ز گلہائے لطیفِ گلبنِ گلزارِ جسم است این
کہ بہر چیدنش دستے ندارد دامنِ گلچین

اگر (گل طرہ) از گلہائے رنگینِ چمن باشد
گلِ این طرۂ مشکین زگلزارِ ختن باشد

۱۰۷
حسینوں کی جبین ہے طرۂ طرار سے روشن
ہوا چہرہ کسی کا طرۂ زرتار سے روشن
سرِ اقدس ہوا عمامۂ سرکار سے روشن
جبین ہے آپکی گیسوئے عنبربار سے روشن

غضب تھا طرۂ طرار اسیر یہ ہوا طرہ

کاکل کے معنی [illegible]
اظہار رعنائی
عجم میں طرہ نام ہے

	لگا ہے گوشۂ دستار مین خورشید کا طرّہ		
کوئی کہتا ہے صحنِ باغ مین ہے بوتۂ سنبل جبین صاف پر ہے صبحِ اوّل صورتِ کاکل	۱۰۸	نظر آتی ہے گل کو آینے مین صورتِ بلبل رہا کرتی ہے جس مین تیرگی مانند شب بالکل	
	سخندان کاکلِ شمعِ منوّر اس کو کہتے ہین ہم اُس نورِ جبین کی شمع پر پروانہ رہتے ہین		
نہ سمجھا شاعرون نے ہاے فرقِ زلف کاکل کو ملایا بال کے پھندے سے کیون شاہین کے چنگل کو	۱۰۹	سمجھنے وہ لگے (زلفِ عروس) افسوس سنبل کو بھلا کاکل سے کیا نسبت ہے زلفونکے تسلسل کو	
	دکھایا فرقِ نازک کو ولاؔ نے اس سراپا مین اسی کاکل کا سایہ مل رہیگا اسکو عقبیٰ مین		

ابروے مبارک

ولاؔ تصویرِ حسنِ ابروِ پرخم سے ڈرتا ہون جو آجاتا ہون خطرے مین تو پھر مین کر گزرتا ہون	۱۱۰	حفاظت سے بہت بچ بچ کے اپنا کام کرتا ہون نہین کچھ جان کی پروا ہی اس ابرو پہ مرتا ہون
	سمجھتا ہون مین تیغِ تیز اس ابروے پرخم کو الٰہی خیر گزری تو نے دی رحمِ مجسم کو	
مصوّر کا ہوا جب سر قلم اس تیغِ ابرو سے	۱۱۱	اسے ہاتھ آگیا اچھا قلم اس تیغِ ابرو سے

له کاکل شمع ـ کنایہ از دود شمع ۱۲
له زلف عروس نام گلی ۱۲

ہوا شنجرف کا سامان بہم اس تیغِ ابرو سے
بنا وہ خانِ یاقوتی رقم اس تیغِ ابرو سے

مزا یہ ہے اسی کے گھاٹ پر وہ چڑھکے پار اُترا
بحمد اللہ قلم سے نقشِ تیغِ آبدار اُترا

۱۱۲
صفات اسکے کشادہ ۔ پرخم و پرچین و پیوستہ
سبکدست و کماندار و دلیر و شوخ و وارستہ
دل آرا ۔ دلفریب و دلکشا ۔ دلکش ۔ کمربستہ
سیہ ۔ پرتاب و زرین ۔ عنبرین ۔ مشکین و وابستہ

ولا تشبیہ اسکی ناخن و تیغ و کمان ۔ چوگان
ہلال و مدپل و طاق و کلید و مطلعِ دیوان

۱۱۳
یہی ابرو ہین حاجب خسرو مغزِ پیمبر کے
یہی ابرو ہین دو تیغے شجیعان دلاور کے
یہی ابرو (کمربستہ نگہبان) طارم سر کے
انھین کے موے مشکین نقش ہین تیغوں کے جوہر کے

گھنے بالون سے جب ابروے مردانہ نظر آئے
ولا کفار کے دل ہیبتِ ابرو سے تھرائے

۱۱۴
سخنگو ابروِ خمدار کو شمشیر کہتے ہین
اگر ناوک فگن اس کو کمان تیر کہتے ہین
بلیغانِ سخنور تیغ عالمگیر کہتے ہین
ہم اس کو جوہر شمشیر کی تصویر کہتے ہین

ولا وہ تیغ ہے یہ جو سرِ کافر پہ چلتی ہے
شجیعانِ عرب کے ہاتھ سے بچکر نکلتی ہے

اسے تیرِ نگاہ، چشمِ خوبان کی کمان کہیے اسے طاقِ حریمِ پاکِ خلاقِ جہان کہیے	۱۱۵	اسے قوسِ قزح کہیے۔ ہلالِ آسمان کہیے اسی کو سایۂ تیغِ نبی دار الامان کہیے

ولا ہم پار اُترینگے اسی پل کے سہارے سے
ملیگا ساحلِ مقصد اس ابرو کے اشارے سے

ولا دو ابرو و نکو بیت کہتے ہین سخن پرور قصیدے مین مرے روشن انھین سے مطلعِ انور	۱۱۶	اگر وہ بیت ہین بیت الغزل ہین ابروے سرور انھین سے حُسنِ مطلع ہے عیان ہر اک سخنور پر

سند اشعار کی سارے سخندان اس سے لیتے ہین
مرے مضمون کی استادِ سخنور داد دیتے ہین

شمائل سے ولا ثابت نہین پیوستہ ابروئی اسی کا تھا اثر حُسنِ تکلّم مین تھی دلجوئی	۱۱۷	اسی تعریف سے ممدوح کی ثابت ہے خوشروئی سراپا آپکی فطرت مین تھے اوصاف خوشخوئی

کشادہ دل۔ فراخی تھی دہان ابروے دلجو مین
یہان ہے ربط دونون مصرعِ تعریفِ ابرو مین

نگہ دارم برابرویش ولا مانند شیدائے زموے ابرویش لہائے عالم دشت سودائے	۱۱۸	سیہ ابروے او دارد بسے تابندہ سیمائے سرش پیوستہ از یک گوشہ اش میکرد ایمائے

زوصفِ طاقِ ابرویش خبر نبود سخنگو را

له طاق ابرو۔ ابروئے کژش طاق است ۱۲

کہ گویند ابروِ طاق نبی آن جفتِ ابرو ہا

خم ابرو پہ تیرے ہے ہلال آسمان قربان
اشارت کن بابروے کہ دارد صورتِ چوگان
۱۱۹ ہوا برج کمان ابروے عالیشان سی عالیشان
کہ تا از سر رودم گوی کہ گوسئے میرو غلطان

فراخی انکی اُس پیوستہ ابروئی سے بہتر ہے
یہ تیغ تیز ہے رحم مجسم اس کا جوہر ہے

کبھی ابرو پہ تیرے اے ہلال ابرو نہ بل آیا
خم ابرو سے تیرے ہے سرِ مخلوق پہ سایا
۱۲۰ کبھی ہم نے نہ اس ابرو مین بل پڑتا ہوا پایا
کسی کا دل کبھی شمشیر ابروسے نہ گھبرایا

زابروے گرہ دارِ تو روشن ذوالفقار تو
وز ابروے سیہ تابِ تو تیغ آبدارِ تو

صفت (ابرو و فراخی) کی تھی اس محرابِ ابرومین
جوانمردون کے دل اس وصف سی تھی اسکے قابو مین
۱۲۱ سراپا عدل تھا ابرو کے شاہین ترازو مین
ولا تسخیر تھی لاریب اس ابروے دلجو مین

برابروے بلندِ اوست ابروے فلک شیدا
بشوق جلوہ اش ماہانہ بر گردون شود پیدا

بحمد اللہ کہ مداحش زابرو بہرہ مند آمد
دو ابرو باخطِ لب در مضامین چار چند آمد
۱۲۲ زند ممدوح ما ابرو کہ وصف او پسند آمد
دہان او بوصف این رباعی غنچہ خند آمد

کنایہ از ابروے طاق
... ابروے ... چوگان
از آسمان
ابرو فراخی یعنی ...
... ابروے فلک ہلال باشد
ابرو زدن کنایہ باشد از اشارہ کردن
غنچہ خند صفت دہان است یعنی دہان متبسم کہ از آن دندان مخفی باشد

ولا تشبیہ ماہِ پارہ اصل است در مضمون
کہ نشو و سبز ابروے ہلال از وسمۂ گردون

چشمِ مبارک

مری آنکھین ہین تیرے سامنے تصویر کا آلہ مقابل آلۂ تصویر کے تیرا قدِ بالا	۱۲۳	سوادِ چشم اس آلہ کا ہے اک آئینہ کالا برنگ آئینہ حیران ہے تیرا دیکھنے والا

کھڑا تھا سامنے ہیبت سے آنکھین بند تھین میری
کھلین آنکھین تو میری آنکھ مین تصویر تھی تیری

مری آنکھون مین ہے تصویر اس سرور کی آنکھونکی ولا یہ ہے عجب تاثیر اس سرور کی آنکھونکی	۱۲۴	مری آنکھون مین ہے توقیر اس سرور کی آنکھونکی مری آنکھین ہوئین تصویر اس سرور کی آنکھونکی

مین بیخودِ حسن سے انکے ہون بیخود آنکھو پاتا ہون
یہ وصفِ حسن ہے ان کا جو مین آپے مین آتا ہون

رسیلی ہین سراپا چشمِ بد دور آپکی آنکھین سوادِ خلد مین ہین غیرتِ حور آپکی آنکھین	۱۲۵	مئے وحدت سے ہین سرشار و مخمور آپکی آنکھین جبین پر نور ہے نورٌ علیٰ نور آپکی آنکھین

ولا جسکی نہ ہون آنکھین وہ ان آنکھونکو کیا جانے
ان آنکھونکی نگہ کے عین مقصد کو خدا جانے

له ابروے ہلال از وسمہ آسمان سبز نشود، یعنی فارسیان بجاے نمی زنند مقصود از بیان مرتبت اصل باشد یعنی نقش ثانی بلند اصل نتواند کرد، و تشبیہ تا آنکہ کامل نباشد دور باشد

عه تصویر یعنی حیرات و تمثیل معلوم است ۱۲

اگر وہ چشم حیران کو ملاتے اپنی آنکھون سے جو آئینے مین وہ آنکھین ملاتے اپنی آنکھون سے	۱۲۶	ہم انکو انکی تصویرین دکھاتے اپنی آنکھون سے ولا تصویر وحدت دیکھ پاتے اپنی آنکھون سے

بند ہا جب اپنی آنکھون مین تصور چشم نازک کا
ہوا تصویر سے روشن تفاخر چشم نازک کا

نزاکت سے نظر آتی ہین بیمار آپ کی آنکھین غضب ہی جب نظر آتی ہین خونخوار آپکی آنکھین	۱۲۷	ولا مرے سے ہوتی ہین ہوان ہار آپکی آنکھین سمجھ لو کفر کے حق مین ہین تلوار آپکی آنکھین

وہان ہے سرنگینی راز۔ مژگان کی درازی کا
یہان کفار کے دلمین ہے دہشر کا نیزہ بازی کا

بیاض چشم کو اہل نظر کافور کہتے ہین سواد چشم کو شاعر سیہ انگور کہتے ہین	۱۲۸	ہم اسکو سیم خالص او صبح نور کہتے ہین ہم اسکو حجر اسود۔ شب دیجور کہتے ہین

رگ گل نرگس شہلا مین ہین اس آنکھ کے ڈورے
رگ یاقوت کہتے ہین ولا اس کان کے ہیرے

انھین کے شوق مین شام و سحر بیدار ہے نرگس مگر پابند لطف صحبت گلزار ہے نرگس	۱۲۹	چمن مین اپنے مطلب کی بڑی ہشیار ہے نرگس فراق چشم نازک مین ولا بیمار ہے نرگس

اگر آنکھون کو شاعر نرگس بیمار کہتے ہین

ہم ان آنکھون کو اُس بیمار کا غمخوار کہتے ہین

130

بڑی آنکھون کا چلنا ہے پتا حُسنِ شمائل سے
سراپا متصف حُسنِ بصارت کے فضائل سے
فراست لازمہ اسکا قیافے کے خصائل سے
نظر کی خوبیان ثابت شمائل کے رسائل سے

نگہ کی اسقدر قوّت تھی چشم سرمہ پالا ہین
ولا گیارہ ستارے آپ گنتے تھے ثریّا مین

131

انھین آنکھونکو کہتے ہین گلِ نازک سخن پرور
شبیہ غنچۂ سربستہ بند آنکھین تری سرور
دل و جان سے فدا ہین شاعرِ رنگین بیان جن پر
(کھلی آنکھین) بلاغت کے چمن کے پھول سرتاسر

عجائب گُل کھلا۔ آنکھین کبھی غنچہ کبھی گُل ہین
سخن سنجانِ رنگین داستان اس گُل کے بلبل ہین

132

بندھا جب میری آنکھونمین سمان دلبر کی آنکھونکا
بنا عاشق ولا مین اپنے پیغمبر کی آنکھون کا
مری آنکھونمین نقشہ کھنچ گیا اُس سرور کی آنکھونکا
لقب ہے پاک بین حق بین اسی سرور کی آنکھونکا

صدف چشمان پر گوہر فدا سے اشکِ چشمِ او
سرشکِ ابرِ نیسان آب شد از رشکِ چشمِ او

133

پیمبر جب تری آنکھین مری آنکھونمین آتی ہین
مری آنکھونمین وہ سرمہ بصیرت کا لگاتی ہین
بشکلِ مردمک وہ میری آنکھونمین سماتی ہین
خدائی کا تماشا مجکو جی بھر کر دکھاتی ہین

تری تصویر سے جان آگئی اب میری آنکھون مین
جگہ مجکو ملی جسکی بدولت تیری آنکھون مین

جب اُتری آیت ابروے مرے خالق ان آنکھون پر
لقا مین حور ہین صورت مین مثلِ چشمۂ کوثر
۱۴۴
تو سمجھین پھر ملائک کیون نہ ان آنکھون کو پیغمبر
فرشتہ خواہین کہنے لگے سارے سخن پرور

نظر کے منتظر (اس آنکھ کے بیمار) رہتے ہین
حکیمانِ حذاقت خو مسیحا اس کو کہتے ہین

ٹھہرتی ہی نہین آنکھ اپنی اے سروران آنکھون پر
تصدق ہین فلک کے نیّرِ انوران آنکھون پر
۱۴۵
دل و جان سے صدف قربان اور گوہر ان آنکھون پر
فدا ہے ابلقِ ایّام سرتا سر ان آنکھون پر

ہم آنکھون سے لگا رکھتے ہین سرور تیری آنکھون کو
سمجھتے ہین سراپا نورِ انور تیری آنکھون کو

وِلاؔ اب تھک گیا ہے خامۂ نازک رقم اپنا
وفورِ ضعف سے آگے نہین بڑھتا قدم اپنا
۱۴۶
سراپا ہے پسینہ جسم مین گُھٹتا ہے دم اپنا
ادب کا مقتضا یہ ہے کہ اب روکین قلم اپنا

صلہ ہم کو ملا معقول پیغمبر کی آنکھون سے
ٹپکتی ہے مسرت اے وِلاؔ سر کی آنکھون سے

مردمکِ مبارک

سنہ ہ
لہ ابیات نامہ سرا
از روے شمار ابیات

۱۳۷
ولاؔ گو ہم فنِ تصویر مین استاد ہین کامل
ہوا ہے آج ہمکو چار چشمی کا شرف حاصل
مگر آنکھون کی نازک پتلیون کا عکس ہے مشکل
اُچھلتا ہے خوشی سے سینۂ صافی مین اپنا دل

مگر دل تھام کر پھرتی سے کام اپنا کیا ہم نے
ولاؔ آنکھون کے آئینے پہ عکس اس کا لیا ہم نے

۱۳۸
یہ نازک پتلیان جب دیدۂ عاشق مین آتی ہین
دکھا کر اپنی صورت اسکو دیوانہ بناتی ہین
جمالِ صورتِ پر نور کا جلوہ دکھاتی ہین
مگر تصویر مین عکسِ مصور پائی جاتی ہین

بنقشِ مردمک لوحِ سوادِ دیدہ روشن شد
کہ عکسِ قامتِ روشن نگارِ دیدۂ من شد

۱۳۹
یہی ہے مردمک اس خانۂ چشمِ مبارک کی
یہ روشن شمع ہے پروانۂ چشمِ مبارک کی
یہی لیلےٰ ہی دیوانۂ چشمِ مبارک کی
ولاؔ ساقی ہے یہ پیمانۂ چشمِ مبارک کی

مئے وحدت سے ہین سرشار اسکے چاہنے والے
مسیحا وہ ہے اور بیمار اس کے چاہنے والے

۱۴۰
یہی پتلی حکیمون کی ہے یاور انکی حکمت مین
سکندر کی یہی ہادی ہے آئینے کی صنعت مین
یہی تصویرِ عکسی کی ہے رہبر نقشِ صورت مین
یہ میری آنکھ کی پتلی ہے انداز محبت مین

محبت اسکی میرے دل مین ہے وہ تیری آنکھو مین

تری تصویر پتلی بن گئی ہے میری آنکھون مین

اسی پتلی کا ہے آئینہ خانہ دیدۂ انور
بتے رہتے ہین وہ ہم سات پردے قصر کے اندر
۱۴۱
پہونچے اسکے دروازے صفِ مژگان ہی پھر کر
نگروہ پردۂ شرعی مین ان پردون سے ہے باہر

یہ دن مین جاگتی ہے رات مین ہشیار سوتی ہے
عبادت کے لئے راتون مین یہ بیدار ہوتی ہے

سخنور اسکو ابرِ قطرۂ باریدہ کہتے ہین
اسی کو جوہری اک جوہرِ سنجیدہ کہتے ہین
۱۴۲
منجم اسکو نقشِ نیرِ تابیدہ کہتے ہین
بلاغت مین ہم اسکو نورِ چشمِ دیدہ کہتے ہین

نزاکت مین اسے نازک کہا سارے حسینون نے
کہا ہے نور کے پتلے کو پتلی دوربینون نے

نزول آب سے یہ جب کبھی بیمار ہوتی ہے
ولا شدت مین عینک آنکھ پر بیکار ہوتی ہے
۱۴۳
نظر پھیلی ہوئی پڑتی ہے اس کو بار ہوتی ہے
پھر اپنے پردۂ اوّل سے یہ بیزار ہوتی ہے

معالج بعد ردّ و قدح پردہ چاک کرتے ہین
دعاملہ سے اسکو سرور اس مرض سے پاک کرتے ہین

مژگانِ مبارک

مری مژگان بنی ہین موقلم تصویرِ مژگان مین
۱۴۴
یہی تصویر کی تھی ایک صورت اپنے امکان مین

لہ اشارہ بطرف بیوی ہے

اسی تدبیر سے آیا نہ مین چشم نگہبان ہوتے — الجھکر وہ نہ رہتا یہان نیزونکے طوفان مین

ولا اس کام مین بہزاد سے مین نے مدد پائی
اسی کی رہبری سے یہ ہی ترکیب ہاتھ آئی

۱۴۵ جب اس مژگان نازک کی کھنچی تصویر آنکھون مین — نظر آنے لگی تیزی سے نازک تیر آنکھون مین
ولا اس قدح سے بڑھنے لگی تنویر آنکھون مین — جمی تصویر مژگان کی بحر تقدیر آنکھون مین

اسی تصویر کو آنکھون سے کاغذ پر لیا ہم نے
تصور کو ولا تصویر کا جوہر کیا ہم نے

۱۴۶ ولا خنجر ہین مژگان جن کا فر خوف کرتے ہین — ولا بھالے ہین یہ جن سے دل کفار ڈرتے ہین
ولا تیغ ہین یہ جن سے عدو پر وار کرتے ہین — ولا ہم ہستی پران پریزادون کی مرتے ہین

عرب کے نیزہ بازون کی ہے صف آنکھون جان انکی
خم ابرو سے ترک چشم نے پائی کمان انکی

۱۴۷ حبش کے ہین سپاہی مستعد اشکونکی ڈھالون سے — یہان ہے استعارہ آپکی پلکونکے بالون سے
لڑا کرتی ہین دن بھر دو صفین جرار بھالون سے — سراسر ناک مین گورونکا دم ہے ایسے کالون سے

ولا یہ جنگ مصنوعی ہے۔ حملے ذہن مین ہوتے ہین
ہمیشہ رات مین یہ دونون باہم ملکے سوتے ہین